آدھی آبادی کے جذبات واحساسات کا ترجمان

ماہنامہ

خواتین دنیا

Mahnama Khawateen Duniya Monthly , New Delhi

نومبر 2019

www.urducouncil.nic.in

قیمت: -/10 ₹

اردو آبادی کے جذبات واحساسات کا ترجمان

ماہنامہ

خواتین دنیا

Mahnama Khawateen Duniya Monthly, New Delhi

جلد: 3 شمارہ: 11 نومبر 2019

مدیر اعلیٰ : ڈاکٹر شیخ عقیل احمد

مدیر منتظم : ڈاکٹر شمع کوثر یزدانی

نائب مدیر : ڈاکٹر عبدالحی

مشیر : ڈاکٹر مسرت

ناشر اور طابع

ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

وزارت ترقی انسانی وسائل، محکمۂ اعلیٰ تعلیم، حکومت ہند

مطبع: ایس نارائن اینڈ سنز، بی۔88، اوکھلا انڈسٹریل ایریا

فیز-II، نئی دہلی۔ 110020

مقام اشاعت: دفتر قومی اردو کونسل

قیمت -/10 روپے، سالانہ -/100 روپے

صفحات: Total Pages 64

■ قلم کاروں کی آرا سے قومی اردو کونسل (NCPUL) اور اس کے مدیر کا متفق ہونا ضروری نہیں

● ڈرافٹ NCPUL، New Delhi کے نام ارسال کریں

صدر دفتر

دو بھون، ایف سی 33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا

دہلی-110025، فون: 49539000

رشات ارسال کرنے کے لیے

میل: kduniya@ncpul.in

editor@ncpul.in

شعبۂ فروخت

ویسٹ بلاک-8، ونگ-7، آر کے پورم، نئی دہلی۔ 110066

فون: 26109746، فیکس: 26108159

ای میل: sales@ncpul.in,ncpulsaleunit@gmail.com

شاخ: 22-7-110، تھرڈ فلور، ساجد یار جنگ کمپلکس

بلاک نمبر 5-1، پتھر گٹی، حیدرآباد-500002

فون: 24415194 - 040

اس شمارے میں

اداریہ	مشعل	مدیر	4
شخصیت	مساوات مرد وزن کے عظیم علمبردار گرونانک دیوجی	خواجہ عبدالمنتقم	5
روبرو	شبنم عشائی سے انٹرویو	حقانی القاسمی	8
نکہت سخن	شاعرات کے منتخب اشعار		11
جہان نسواں	سول نافرمانی کی تحریک میں خواتین کا رول	ڈاکٹر کامنی ورما	12
	فریاد داغ اور داغ دہلوی	ڈاکٹر مسرت جہاں	14
	مہ لقا چندا: دکن کی اولین نسائی آواز	ڈاکٹر شیخ ریحانہ بیگم	18
	شہزادئ دکن: ملکہ حیات بخشی	ڈاکٹر سیدہ نسیم سلطانہ	24
	نومبر میرا گھوارہ	ڈاکٹر کہکشاں عرفان	27
	'لیلیٰ کے خطوط' کی تانیثی قرات	ڈاکٹر مسرت	32
	بچوں کی تعلیمی نشوونما اور والدین کی ذمہ داریاں	ڈاکٹر محمد طالب اطہر انصاری	37
کہانیاں	اماں بی	نصرت شمسی	43
	نیکی رنگ لاتی ہے	زینت جبین صدیقی	45
	ذرا اعتبار پالے	ڈاکٹر عشرت ناہید	49
حسن سخن	شمشاد بیگم سنبل، فوزیہ رباب		53
باورچی خانہ	لذیذ پکوان		54
صحت	آیوڈن: ضرورت اور افادیت	عظیم اقبال	56
آرائش وزیبائش	حسن کی نگہداشت		58
تاثرات	نگر نگر سے		60
خواتین خبرنامہ			62

ڈاکٹر مسرت جہاں

'فریادِ داغ' اور داغ دہلوی

نواب مرزا خاں داغ دہلوی زبان و محاورے کے شاعر تھے۔ موضوع کے اعتبار سے حسن و عشق اُن کے میدان رہے جہاں انھوں نے خوب سے خوب تر جلوے بکھیرے ہیں۔ الفاظ کے خوبصورت، برجستہ اور برمحل استعمال کے ساتھ روزمرہ کو برتنے میں داغ نے جو کمال کر دِکھایا وہ کسی اور شاعر کے حصے میں نہیں آیا۔ اُن کی مثنوی ''فریادِ داغ'' اُن کے مخصوص رنگ میں شرابور ہے۔ شروع سے آخر تک داغ کا مخصوص رنگ عیاں ہے اور اُس رنگ کا جادو ہر جگہ سر چڑھ کر بول رہا ہے۔ لٰہذا یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ مطالعہ داغ فریادِ داغ کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔

داغ ایک زود نویس اور بسیار نویس شاعر تھے۔ بسیار نویسی کی مثال اُن کے سولہ ہزار غزلیہ اشعار اور کم و بیش چار ہزار دیگر اشعار ہیں جن میں شہر آشوب اور مثنوی شامل ہے۔ زود نویسی کی مثال خود مثنوی ''فریاد داغ'' ہے جس کے تقریباً ساڑھے آٹھ سو اشعار داغ نے محض دو دن میں نظم کر دیے۔

داغ کا اپنا ایک فکری زاویہ اور مطمح نظر ہے۔ شاعری میں موضوعات کی رنگا رنگی اور تنوع کے بجائے گہرائی اور تہہ داری پائی جاتی ہے۔ معاملہ بندی اور عشق ان کے اہم موضوعات ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان کا عہد ان خصوصیات سے بھرا ہوا ہے بلکہ عہد کے ساتھ ساتھ اُن کے نجی ماحول کا بھی کافی عمل دخل رہا۔ داغ کی پرورش و پرداخت بھی ایسے ہی ماحول میں ہوئی جہاں گھنگھروؤں اور پائلوں کی جھنکار، ڈھولک کی تھاپ اور طوائفوں کا ساتھ معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ داغ کی والدہ اور خالہ نے بھی ایک سے زیادہ شادیاں کی تھیں۔ نواب شمس الدین احمد خاں کو اس وقت پھانسی دے دی گئی تھی جب اُن کے فرزند داغ محض پانچ سال کے تھے۔ کچھ برسوں بعد داغ کی والدہ مرزا فخرو سے وابستہ ہو گئیں اور وہ قلعہ معلیٰ میں پرورش پانے لگے۔ شاہی گھرانوں کے دیگر بچوں کی طرح داغ نے بھی مختلف علوم و فنون کی تربیت حاصل کی۔ مثلاً گھڑسواری، تلوار بازی، سپہ گری، خوش نویسی وغیرہ۔ یہ وہ زمانہ تھا جب مغلیہ سلطنت کا سورج غروب ہو رہا تھا۔ دربار فہیم و فریس اور دور اندیش وزیروں سے بتدریج خالی ہو رہا تھا۔ بادشاہ کی حکومت محدود ہوئی جاتی تھی۔ انگریزوں کے تسلط و تغلب اور بے جا پابندیوں نے شاہی درباروں کو محدود و محصور کر دیا تھا۔ اس حصار اور قید و بند کی زندگی سے آزاد ہونے کی کوشش اور حکمت عملی کے بجائے مغلیہ دور کے بادشاہوں نے یکے بعد دیگرے اپنے آپ کو شراب و شباب میں ڈبو دیا۔ جو حالات تھے، اُسے ہی اپنا مقدر مان لیا۔ مرزا فخرو بھی ایسے ہی ماحول کے پروردہ تھے۔ انھوں نے بچپن ہی سے ایسا سماں دیکھا تھا